جانِ ایمان
حضرت مولانا الحاج عبد المصطفیٰ صاحب صدیقی حشمتی
کتب خانہ امجدیہ دہلی

۷۸۶
۹۲

حق حق حق

جان ایمان

تصنیف

حضرت علامہ الحاج عبد المصطفیٰ صاحب قبلہ صدیقی حشمتی صدر مدرس دار العلوم مخدومیہ
و بانی جامعہ مخدومیہ رضویہ رضا نگر ردولی شریف ضلع فیض آباد (یو۔پی)

ناشر

انجمن گلشن حق = دار العلوم مخدومیہ
ردولی شریف
ضلع فیض آباد یوپی الھند فون 34169 / 05241

رضا اسلامک مشن انڈیا ہیڈ آفس ترولہ بلرامپور یوپی

Rs 15/-

نمبرات	عناوین	صفحہ
۱	انتساب	۵
۲	تقریظ	۷
۳	جانِ ایمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۹
۴	مظہر اعلیٰ حضرت کا پیغام مسلمانان عالم کے نام	۹
۵	دوزخی ہے بغیر حب حضور	۱۰
۶	محبوب رب العلمین سے پیش قدمی نہ کرو	۱۲
۷	خبردار بارگاہِ نبی میں آوازیں بلند نہ ہونے پائیں	۱۲
۸	ادب کرنیوالوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔	۱۳
۹	ادب میں کمی کرنیوالے بے وقوف ہیں۔	۱۴
۱۰	بے ادبی کرنیوالے کی اصل میں خطا ہوتی ہے۔	۱۵
۱۱	گستاخ نبی کی تھوتھنی داغ دی جائے گی۔	۱۶
۱۲	خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۱۷
۱۳	اللہ کی سرتابقدم شان ہیں یہ	۱۷
۱۴	ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ	۱۸
۱۵	قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں	۱۹
۱۶	ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ	۱۹
۱۷	شان محبوبیت۔	۲۰

هدیۂ تشکر

خدائے قادر وکریم جل جلالہٗ کی بارگاہ اقدس میں ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہوں کہ اس نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں اس کتاب کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو حق وہدایت کی منزل اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سچا عشق عطا فرمایا۔ اور پھر مشکور رہوں جناب سیٹھ الحاج محمد عزیز صاحب نظامی بستوی کا جنھوں نے مدینہ طیبہ میں اس کتاب کی اشاعت کا وعدہ فرمایا اور پہلا ایڈیشن اپنی طرف سے چھپوا کر تقسیم کیا۔ ساتھ ہی ساتھ خراج تشکر پیش ہے۔ حضرت علامہ مولٰنا سید عبد الجلیل صاحب رضوی خطیب وامام مسجد عبد السلام ممبئی کی خدمت میں جنکی تحریک پر نیاز حسین کیٹی ممبئی کے زندہ دل حوصلہ مند ارکان نے تیسرا ایڈیشن چھپوا کر تقسیم کیا۔ "جان ایمان" کی ضرورت اہمیت اور مقبولیت کے پیش نظر جدید فوٹو آفسیٹ کی طباعت کے ساتھ یہ "چوتھا" ایڈیشن حاضر خدمت ہے ناظرین سے دعاؤں کی درخواست ہے

خادم دین متین عبد المصطفٰے صدیقی حشمتی، رُدَولی شریف۔

انتساب

مرشد برحق مظہر اعلیٰ حضرت امام المناظرین غیظ المنافقین سلطان الواعظین رئیس المتکلمین حضور شیر بیشۂ اہلسنت حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ حافظ وقاری محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی جنہوں نے دردِ دل اور سوز جگر کے ساتھ آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمتوں کا پرچم لہرایا۔

اور کلک رضا و نیزۂ رضا بن کر مجاہدانہ کردار و عمل کے ذریعہ ایوان وہابیت اور قصر نجدیت میں زلزلہ پیدا فرما دیا اور کروروں مسلمانوں کے قلوب کو محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے نقوش سے درخشندہ و تابندہ بنا دیا جنکو سرکار امام اہلسنت حضور سیدی اعلیٰحضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے ولد مرافق غیظ المنافقین ابوالفتح اور روحانی بیٹا قرار دیا۔

انھیں کی بارگاہِ اقدس میں یہ سطریں نذر کر رہا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

گدائے حشمتی

عبدالمصطفےٰ صدیقی حشمتی۔ خادم دارالعلوم مخدومیہ
رُدَولی شریف ضلع فیض آباد یو۔ پی
فون نمبر ۳۴۱۶۹ - ۰۵۲۴۱

سلسلۂ مطبوعات

نام کتاب ـــــ جانِ ایمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تصنیف ـــــ حضرت علامہ مولانا الحاج عبد المصطفےٰ صاحب الحمید لقی حشمتی (پیپرا شریف گونڈہ) سعیہ اللہ

پروف ریڈنگ ـــــ حضرت مولانا عطار محمد صاحب مصباحی مدرس الجامعۃ الغوثیہ اتروالہ بلرامپور۔

ناشر ـــــ انجمن گلشن حق طلبا دار العلوم مخدومیہ ردولی شریف بارہ بنکی

زیرِ نگرانی ـــــ رضا اسلامک مشن انڈیا اتروالہ بلرامپور۔

صفحات ـــــ ۵۶

ہدیہ ـــــ ۱۵ روپے

تعداد ـــــ گیارہ سو

کتابت ـــــ مولانا نیاز احمد نوری موضع ہرکشنہ پوسٹ چترپارہ اتروالہ بلرامپور

ملنے کے پتے

(۱) انجمن گلشن حق دار العلوم مخدومیہ ردولی شریف ۲۲۵۴۱۱ ضلع بارہ بنکی یوپی

(۲) کتب خانہ مخدومیہ درگاہ شریف روڈ۔ ردولی شریف ضلع بارہ بنکی یوپی۔

(۳) اجمیری بکڈپو ڈنمکر روڈ ناگپاڑہ بمبئی ۸

(۴) مکتبہ حشمتیہ پیپرا شریف پوسٹ بنگوا بازار ضلع گونڈہ یوپی

(۵) اپنا نوری بکڈپو نزد غوثیہ اتروالہ بلرامپور۔ یوپی

(۶) حشمتی بکڈپو سعد اللہ نگر ضلع گونڈہ یوپی۔

تقریظ

جامع معقول ومنقول حضرت علامہ مفتی شبیر حسن صاحب قبلہ رضوی
مفتی وشیخ الحدیث الجامعۃ الاسلامیہ رونا ہی فیض آباد۔

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

اما بعد۔ پیش نظر کتاب "جان ایمان" محب محترم حضرت علامہ عبد المصطفےٰ صاحب صدیقی حشمتی زید مجدہ صدر المدرسین دار العلوم مخدومیہ ردولی شریف بارہ بنکی کی تالیف وترتیب ہے۔ مولینا موصوف کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ فقیر نے کتاب کے کچھ حصوں کا مطالعہ کیا کتاب عشق ومحبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لبریز ہے اور اس کے نام سے ہی محبت رسول نمایاں ہے۔ کتاب میں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اور ان کے ادب واحترام اور ان کے دشمنوں سے عداوت ونفرت کا درس دلائل وشواہد کے ساتھ مولانا موصوف نے قوم کو دیا ہے۔ عشق ومحبت رسول ہی ایمان۔ اصل ایمان، جان ایمان ہے۔ رسول گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہٖ وولدہٖ والناس اجمعین ط (رواہ البخاری) اور ان کے دشمنوں سے نفرت محبت رسول کے لوازمات وشرائط سے ہے کہ لزوم ومشروط کا وجود بغیر لازم وشرط کے ناممکن ومتعذر ہے۔ کتاب کا غور وفکر سے مطالعہ کیا جائے اور اپنے قلب وجگر جسم وجان کو محبت رسول سے مزین ومنور کیا جائے

فقیر کی دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور کتاب کو مقبول خواص و عوام و انام بنائے اور جانِ ایمان کا سبب و ذریعہ بنائے۔ اور حضرت مولانا المحترم زید مجدہٗ کو ایسی خدماتِ دینیہ کی مزید توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بجاہِ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شبیر حسن رضوی۔

خادم الجامعۃ الاسلامیہ رونا ہی فیض آباد۔

یو۔ پی ہند۔

علمائے اہلسنّت کی تصانیف کا مطالعہ کریں

حضور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی مظہرِ اعلیٰ حضرت حضور شیر بیشۂ اہلسنت اور دوسرے علمائے اہلسنت کی مبارک تصانیف خصوصیت سے تمہید ایمان حسام الحرمین، تجانب اہلسنت اربعین شدّت اور الصوارم الہندیہ کو ہمیشہ زیرِ مطالعہ رکھیں۔

خلیفۂ شیر بیشۂ سُنّت الحاج احمد عمر دوسا حشمتی۔

جانِ ایمان

صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

(حضور اعلیحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز)

مظہر اعلیٰ حضرت کا پیغام مسلمانانِ عالم کے نام

پیارے حبیب کو پکار پیارے نبی کا نام لے
دامنِ مصطفےٰ میں آ پائے رسول تھام لے۔

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

لک الحمد یا اللہ والصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام

دوزخی ہے بغیر حب حضور ۔ عمر بھر اتقا کرے کوئی۔

(شہر پیشہ سنت)

برادران اسلام! دین اسلام نے ہمیں تعظیم وادب اور محبت کی تعلیم دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ٥ پ ۲۶ — میرے رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔

(کنز الایمان)

سبحان اللہ ـــــ پروردگار عالم جل مجدہٗ اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد بہت ضروری اور اہم کام پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا ہے اس کے بعد دیگر اعمال ہیں۔ تعظیم مصطفےٰ کے بغیر کوئی عمل بھی مقبول نہیں۔ اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنیوالا کافر ہے اور اس پر عذابِ الٰہی کی وعید جاری ہے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ـــــ چنانچہ قرآن مقدس میں خالق کائنات جل مجدہٗ اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان وعظمت بیان فرماتا ہے چند آیات پیش ہیں

وہ ملاحظہ فرمائیں اور ایمان کو تابناک بنائیں۔ مسلمانو! آپ کا رب تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿پ۱﴾

اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔ (کنز الایمان)

شانِ نزول

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے راعنا یارسول اللہ اس کے یہ معنیٰ تھے کہ یارسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوءِ ادب کے معنیٰ رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد بن معاذ یہود کی اصطلاح اور ان کی بولیوں سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا دشمنانِ خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا تو اس کی گردن ماردوں گا یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہوکر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس معنیٰ کا دوسرا لفظ انظرنا کہنے کا حکم ہوا۔ (خزائن العرفان) مع اضافہ۔

محبوب رب العلمین سے پیش قدمی نہ کرو۔

مسلمانو! آپ کا رب تعالیٰ آپ سے فرماتا ہے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

پ ۲۶

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا اور جانتا ہے۔

(کنزالایمان)

شانِ نزول

چند شخصوں نے عید الاضحیٰ کے دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے قربانی کرلی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بعضے لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور ان کو حکم دیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی سے تقدم نہ کرو۔

(خزائن العرفان)

خبردار بارگاہِ نبی میں آوازیں بلند نہ ہونے پائیں۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز

وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ پ۲۶

اور ان کے حضور میں بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

(کنز الایمان)

شانِ نزول

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں نازل ہوئی۔ ثقل سماعت تھا۔ اور آواز ان کی اونچی تھی بات کرنے میں آواز بلند ہو جایا کرتی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھے رہے اور کہنے لگے میں اہل نار سے ہوں حضور نے حضرت سعد سے ان کا حال دریافت فرمایا۔ انھوں نے عرض کیا وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انہیں کوئی بیماری تو نہیں ہوئی پھر اگر حضرت ثابت سے اس کا ذکر کیا تو ثابت نے کہا یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سے زیادہ بلند آواز ہوں۔ تو میں جہنمی ہو گیا حضرت سعد نے خدمت اقدس میں یہ حال عرض کیا تو حضور نے فرمایا وہ اہلِ جنت سے ہیں۔ (خزائن العرفان)

نبی کا ادب کرنیوالوں کیلئے مغفرت اور اجر عظیم ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ

بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ پ۲۶

ہیں رسول کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کیلئے پرکھ لیا ہے انکے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

(کنزالایمان)

شانِ نزول

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا ــــــ کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم کرلی اور حضور اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض و معروض کرتے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (خزائن العرفان)

ادب میں کمی کرنیوالے بیوقوف ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ پ۲۶

بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم (آپ) انکے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(کنزالایمان)

شانِ نزُول

یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہُوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت پہنچے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرمارہے تھے۔ لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارنا شروع کیا۔ حضور تشریف لے آئے ان لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اجلال شان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان فرمایا گیا کہ بارگاہِ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل اور بے عقلی ہے اور ان لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی۔ (خزائن العرفان)

بے ادبی کرنیوالے کی اصل میں خطا ہُوتی ہے

عتلٍ م بعد ذالِكَ زنیم ۝ اس پرطرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ہے۔ (کنز الایمان)

شانِ محبُوبیّت

جب یہ آیت نازِل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے جاکر اپنی ماں سے کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے حق میں دس باتیں فرمائی ہیں۔ نو (برائیوں) کو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اسکا حال مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا۔ اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مرجائیگا تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے

ایک چرواہے کو بلایا تو اس سے ہے۔

فائدہ

ولید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا۔ "مجنون" اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس کے دس واقعی عیب ظاہر فرما دیئے اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت اور شانِ محبوبیت معلوم ہوئی۔

(خزائن العرفان)

گستاخ نبی کی تھوتھنی داغ دی جائے گی

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝ پ۲۹

قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی سی تھوتھنی پر داغ دیں گے۔ (کنزالایمان)

تشریح

یعنی اسکا چہرہ بگاڑ دیں گے اور اس کی بد باطنی کی عداوت اس کے چہرے پر نمودار کر دیں گے تاکہ اس کے لئے سبب عار ہو۔ آخرت میں تو یہ سب کچھ ہو گا ہی مگر دنیا میں بھی یہ خبر پوری ہو کر رہی اور اس کی ناک دغیلی ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ بدر میں اس کی ناک کٹ گئی۔

(خزائن العرفان)

خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کافروں نے بکا تھا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب نے چھوڑ دیا جس پر سورۂ والضحیٰ شریف نازل ہوئی۔

وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَاوَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ۝ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌلَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۝ پ ۳۰

اے پیارے تمہارے روئے درخشاں کی قسم تمہاری زلف مشکیں کی قسم نہ تمہیں تمہارے رب نے چھوڑا نہ بیزار ہوا اور بیشک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

(ترجمۂ رضویہ)

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ پ ۲۲

اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب

(کنز الایمان)

انسا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ

پ ۱۶

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے۔

(کنز الایمان)

تفسیر

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بشری اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں اور صورت خاصہ میں کوئی بھی آپ کے ساتھ شامل نہیں۔ یا کوئی بھی آپ کا مثل نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن و صورت میں بھی سب سے اعلیٰ و بالا کیا اور حقیقت و روح و باطن کے اعتبار سے تو تمام انبیاء اوصاف بشر سے اعلیٰ ہیں جیسا کہ شفاء قاضی عیاض میں ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام و ظواہر کو حد بشریت پر چھوڑے گئے اور ان کے ارواح و بواطن بشریت سے بالا اور ملاء اعلیٰ سے متعلق ہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سورۂ والضحیٰ کی تفسیر میں فرمایا کہ آپ کی بشریت کا وجود اصلاً نہ رہے اور غلبۂ انوار حق آپ پر علی الدوام حاصل ہو۔ بہرحال آپ کی ذات و کمالات میں آپ کا کوئی مثل نہیں۔ اس آیت کریمہ میں آپ کو اپنی ظاہری صورت بشریہ کے بیان کا اظہار و تواضع کے لئے حکم فرمایا گیا۔

(خزائن العرفان و مدارج النبوۃ)

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ
پ ۵

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔

(کنز الایمان)

ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج
پ ۵

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

(کنز الایمان)

شانِ نزول

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اس پر آج کل کے گستاخ بد دینوں کی طرح زمانے کے بعض منافقوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ ہم انھیں رب مان لیں جیسا نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو رب مانا اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر یہ آیت نازل فرما کر اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام کی تصدیق فرما دی کہ بے شک رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

(خزائن العرفان)

شانِ محبوبیت

اللہ اللہ رَاعِنَا کہنے میں توہین کا شائبہ تھا اللہ تعالیٰ کو گوارہ نہ ہوا۔ کہ میرے محبوب کو کسی ایسے لفظ سے یاد کیا جائے جس میں کوئی توہین کا پہلو نکلے۔ قول میں فعل میں عمل میں کوئی سبقت کرے یہ بھی پسند نہیں دربار نبی میں آواز بلند ہو جائے یہ بھی گوارہ نہیں۔ قربانیاں نبی سے پہلے کی گئی تھیں روزہ نبی سے پہلے رکھا گیا تھا مگر اللہ فرماتا ہے خدا سے آگے نہ بڑھو گویا نبی سے آگے بڑھنا خدا سے آگے بڑھنا ہے صاف صاف فرما دیا خبردار ادب واحتیاط کا دامن نہ چھوٹے ورنہ نمازیں، روزے حج، زکوٰۃ اور سارے اعمال اکارت کر دیئے جائیں گے اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے گا۔ جو لوگ ادب واحترام کرتے ہیں انھیں مغفرت اور اجر عظیم کا مژدۂ جانفزا سنایا جارہا ہے۔ اور جو لوگ حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں انہیں گنوار اور بے وقوف کہا گیا۔ اور انھیں ادب واحترام سکھاتے ہوئے فرمایا جاتا ہے کہ جب محبوب باہر تشریف لائیں تو عرض ومعروض کرنا اور جس نے بارگاہِ اقدس میں مجنوں کا لفظ بکا اسے ذلیل ورسوا کیا جارہا ہے اس کے دس عیوب ظاہر فرمائے گئے حتیٰ کہ واضح طور پر بیان فرمادیا کہ اس کی اصل میں خطا (حرامی) ہے اور ہم اس کی تھوتھنی داغ دیں گے چہرہ بگاڑ دیں گے۔ اور محبوب تمہارا رب تم پر حد درجہ مہربان ہے۔ عنقریب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤگے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

صاف صاف فرما دیا محبوب میں نے تمہیں شاہد، مُبشر، نذیر، داعی اور سراج منیر بنایا ہے
بشر ہو مگر ایسے بشر کہ کوئی بشر تمہاری طرح نہیں ہو سکتا تمہارے پاس تو وحی آتی ہے
جو تمہیں حاکم نہ مانے وہ مومن ہو ہی نہیں سکتا جو تمہاری اطاعت کرے گا تو گویا اس نے
اللہ کی اطاعت کی ہے تمہاری اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا۔

باادب بانصیب

انبیاء کی تعظیم و توقیر اور ان کی بارگاہ میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے۔
ان کی بارگاہ میں بے ادبی کفر ہے۔ اعمال اکارت ہو جاتے ہیں اور جس کلمہ میں ترک ادب
کا شبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے دربار انبیاء میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا
لحاظ ضروری ہے۔ نبوت و رسالت کا مقام بہت ہی نازک مقام ہے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

انبیاء کرام علیہم السّلام کی بارگاہ میں کوئی ایسی تعبیر روا نہیں جو ان کے
مقام رفیع کے شایان شان نہ ہو چہ جائیکہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـــ مگر
وہابی، دیوبندی مولویوں کا قلم حریم تاجدار نبوت و رسالت کے دربار میں بھی ادب ناآشنا
و گستاخ رہتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اشرفعلی تھانوی

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بکر (نتھو، بدھو) وہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم (کتے سور گھوڑا، گدھا) کو حاصل ہے

حفظ الایمان ص۸ مصنفہ اشرفعلی تھانوی۔

خلیل احمد انبیٹھوی

الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ (قرآن وحدیث) کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصّہ ہے۔ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت (علم زیادہ ہونا) نص (قرآن وحدیث) سے ثابت ہوا فخر عالم کو وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

(براہین قاطعہ ص۵۱)

اسمٰعیل دہلوی

(۱) جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ تقویۃ الایمان مطبوعہ عندہ ص۸۹

(۲) ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ ایضاً ص۱۴

(۳) انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ ایضاً ص ۱۱۹

رسول ہاشمی کا کلمہ پڑھنے والو! غور کرو۔

تھانوی نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع میں صریح گستاخی کرتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جیسا علم غیب نتھو، بدھو، بچے، پاگل جانوروں اور چوپایوں کے لئے حاصل ہونا کہا ہے اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو ہر بچے ہر پاگل بلکہ ہر جانور ہر چوپایا کے مثل ٹھہرا دیا۔ انبیٹھوی نے ابلیس اور ملک الموت کیلئے بہت زیادہ علم مانا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بہت زیادہ علم ماننے کو شرک ٹھہرایا ہے۔ یعنی جو شیطان اور ملک الموت کے لئے زیادہ علم مانے وہ مسلمان ہے اور اسکا یہ عقیدہ قرآن اور حدیث کے مطابق ہے مگر جو شخص عالم ماکان و مایکون سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے زیادہ علم مانے وہ کافر و مشرک ہے۔ اسمٰعیل دہلوی نے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے اختیار کا انکار تو کیا ہی ہے ساتھ ہی ساتھ ایسے انداز سے اختیار کا انکار کیا کہ جیسے کوئی چھوٹے شخص کا نام لیتا ہے یعنی جن کا کے بجائے جسکا اور نام سے پہلے اور بعد میں تعظیم و توقیر کا کوئی لفظ نہیں لکھا۔

دوسری عبارت میں بڑی مخلوق کہہ کر انبیاء و مرسلین کو چمار سے زیادہ ذلیل لکھا۔ تیسری جگہ انبیاء اور اولیاء کو خدا کی شان کے آگے ذرۂ ناچیز سے کمتر لکھا۔

(معاذ اللہ)

فیصلہ کریں۔

ہوسکتا ہے لغتِ وہابیہ میں یہ عبارتیں توہین آمیز نہ ہوں مگر اس کا فیصلہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ یہی عبارتیں وہابی ملاؤں کے بارے میں استعمال کی جائیں تو انکو یا ان کے کسی مدّاح کو ان سے ناگواری تو نہیں ہُوگی۔ مثلاً اگر یہ لکھا جائے کہ (۱ـ) اشرف علی کے چہرے کی کیا خصوصیت ایسی تو تھنی تو سور کی بھی ہے۔ جیسے ان کے چہرے پر آنکھیں، ناک زبان، ہونٹ اور دانت ہیں ایسے ہی کتے کے بھی ہیں اور اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھوی اسماعیل دہلوی تو اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل اور ذرہ ناچیز نالی کے کیڑے سے زیادہ بدبودار اور کمتر ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

تو میرا خیال ہے کہ کوئی وہابی عقیدتمند ان حقائق کو برداشت نہیں کر سکے گا اور پوری برادری میں کہرام مچ جائے گا اور ہر جگہ طوفان برپا ہو جائیگا۔ اگر یہ الفاظ دیوبندی وہابی مولویوں کی شایانِ شان نہیں بلکہ یہ تنقیص اور سوءِ ادب ہے۔ تو انصاف فرمایئے کہ کیا ایسے الفاظ محبوبِ ربّ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں زیب اور شائستہ ہیں۔

دعوتِ حق

حدیث شریف میں ہے کہ کیا فاجر کو بُرا کہنے سے پرہیز کرتے رہو فرمایا۔ اس کی توہین کرو تاکہ لوگ اس کو پہچان جائیں اور جو خصلت اس میں ہے اس کو بیان کرو تاکہ لوگ اس سے بچیں (طبرانی) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب

فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو خداوند قدوس غضب ناک ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے عرش ہل جاتا ہے (مشکوٰۃ شریف)

فقہاء فرماتے ہیں تین آدمیوں کی برائی کرنا غیبت نہیں۔ اول امام ظالم دوم بدعتی۔ (بدعقیدہ) سوم فاسق معلن (احیاء العلوم)

یاد رکھیئے کہ عقیدہ کا فسق عمل کے فسق سے زیادہ برا ہے۔ جو شخص عمل کے فسق میں مبتلا ہو اس کی برائیوں کے اظہار کا حکم ہے۔ لہٰذا جو شخص بدعقیدگی میں مبتلا ہو اس کی گمراہی کو لوگوں پر ظاہر کرنا نسبتاً زیادہ ضروری ہوگا۔ کہ لوگ اس کی اقتدا نہ کریں۔ اور اس کو اپنا پیشوا بنا کر اس کے ہم خیال اور ہم عقیدہ نہ ہو جائیں۔ علمائے دیوبند کی بدعقیدگی ظاہر و باہر ہے ان مولویوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کی تنقیص کی ہے بزرگانِ دین کا مذاق اڑایا ہے۔

برے کو برا کہنا ضروری ہے ورنہ قبر لعنتوں سے بھر جائے گی

کچھ لوگ بڑی سادگی سے کہتے ہیں ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم خواہ مخواہ بدمذہبوں کو برا کہیں ان کا ذکر کر کے برا بنیں وہ اپنی قبر میں جائیں گے ہم اپنی قبر میں جائیں گے۔ یہ صحیح ہے کہ ہر شخص اپنی قبر میں جائیگا مگر جو شخص بدمذہبوں، بددینوں کی بدمذہبیوں بے دینیوں پر قصدًا رد و ابطال نہ کریگا اور مسلمانوں کو ان کے کفریات و ضلالت میں مبتلا دیکھ کر بھی خوش رہے گا تو خود اس کی قبر لعنتوں سے بھر دی جائے گی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب فتنے ظاہر ہوں یا (یہ فرمایا کہ بدمذہبیاں پھیلیں) اور میرے اصحاب کو برا کہا جائے تو عالم پر فرض ہے کہ اپنا

علم ظاہر کرے۔ (یعنی بد مذہبوں کا رد کرے) اور جو عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت۔ اللہ نہ اس کا فرض قبول کریگا نہ نفل۔

سوچیئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب صحابہ کے گستاخوں کا رد نہ کرنے والا ملعون ہے تو محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرنے والوں کا رد نہ کرنے والا کیسا اشد ترین ملعون ہوگا۔ لچھے دار تقریروں، لطیفوں اور چٹکلوں سے قوم کو بہلانے والے وہ مولوی جو رد نہیں کرتے وہ بھی اس حدیث پاک کو غور سے پڑھیں۔

برا کہنا ہی پڑے گا

کبھی کبھی صلح کل لوگ مشورہ دیتے ہیں کہ جتنی دیر ہم کسی بد مذہب کا رد کر کے برا کہیں گے اتنی دیر درود شریف پڑھیں تو ثواب ملے گا اور کوئی ہمیں برا بھی نہیں کہے گا۔ حالانکہ تلاوت کلام الٰہی سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم۔ پڑھا جاتا ہے اب اگر کوئی مشورہ دے کہ بھائی شیطان مردود یہ الفاظ گالی ہیں لہٰذا قرآن کی تلاوت یا نماز میں یہ گالی نہ بکا کرو تو ہر مسلمان کہے گا جی نہیں! بسم اللہ شریف پڑھ کر خدا کو رحمٰن و رحیم بعد میں کہنا الحمد شریف کی تلاوت کر کے خدا کی حمد و ثنا بعد میں بیان کرنا پہلے دشمنِ رسول کو شیطان مردود کہنا ذبیحہ کے وقت اللہ اکبر کہنا چاہیے۔ اب اگر کوئی اللہ اکبر کے بجائے درود شریف پڑھے تو وہ ذبیحہ حلال نہ ہوگا۔ لہٰذا برے کو برا کہنا ضروری ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے سامنے تین مرتبہ شیطان لعین آیا تھا آپ نے اسے سات سات کنکریاں ماریں تینوں وہ زمین میں دھنس گیا تھا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ تم شیطان کو رجم کرتے رہو ملت

ابراہیم کی اتباع کرتے ہوئے فقہاء فرماتے ہیں جو کنکریاں قبول ہوتی ہیں اٹھالیجاتی ہیں کہ قیامت کے دن نیکیوں کے پلے میں رکھی جائیں گی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حاجی کو جمرۂ اولیٰ جمرۂ وسطیٰ جمرۂ عقبہ کے پاس کنکریاں مارنے کے بجائے اتنی دیر درود شریف، تلاوت یا نماز پڑھنی چاہیئے کیا ضرورت ہے کہ شیطان کو کنکریاں ماری جائیں جب شیطان نے بہکایا تھا اللہ کے خلیل نے کنکریاں مار کر زمین میں دھنسا دیا تھا اب حج میں اللہ اللہ کرنا چاہیئے شیطان وغیرہ کو کنکریاں نہیں مارنی چاہیئے جب کہ الحمد للہ ساری دنیا کا مسلمان دشمن نبی شیطان لعین کو کنکریاں مارتا ہے اور اسے عبادت جانتا ہے اور جن کنکریوں سے مارا جاتا ہے وہ نیکیوں کے پلے میں اضافہ کا سبب ہوں گی۔ معلوم ہوا کہ دشمن رسول کو برا کہنا گالی نہیں۔ بلکہ عبادت اور ثواب ہے۔

دشمن رسول کی برائی بیان کرنا گالی نہیں بلکہ سُنتِ خدا ہے۔

ہم خود سب سے بُرے ہیں کسی کو بُرا نہ کہو۔ یہ وہ جملہ ہے جو بار بار کثرت سے بولا جاتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی منشا یہ ہے کہ بُرے کو بُرا کہا جائے۔ کون نہیں جانتا ہے کہ ابولہب نے ایک مرتبہ سرکار مدینہ کو بُرا کہا تھا اللہ تعالیٰ نے سورۂ تبت یدا نازل کر کے بتا دیا کہ جو میرے حبیب کو ایک مرتبہ بُرا کہے وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو کیسا ہی قریبی کیوں نہ ہو اسے قیامت تک بُرا کہو اور پھر یہ بھی معلوم ہوا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ممبر رسول کا احترام ہونا چاہیئے وہاں گالی (کافر مردود شیطان) نہیں بکنا چاہیئے حالانکہ حالت نماز میں نمازی تبت یدا ابی لہب اور سورۂ نون والقلم کی وہ آیت عتل بعد ذالک زنیم یعنی ولید ابن مغیرہ کی اصل میں خطا ہے کہ تلاوت کرتا ہے۔ اللہ

اللہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن چچا اور ولید ابن مغیرہ کو بُرا اور حرامی کہا جا رہا ہو
جس پر ثواب بھی ملتا ہے اور نماز بھی ہوتی ہے اس لئے کہ دشمن نبی کی بُرائی بیان کرنا بُرا
نہیں بلکہ ثواب کا کام ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ کبھی کبھی گرہ کٹی کرنیوالے، جیب کترے
چوری کرنے والے چور راہ چلتی شریف لڑکیوں پر فقرے کہنے والے اوباش اور بدگماش
لونڈے رنگے ہاتھوں پکڑے جاتے ہیں لوگ مل کر خوب پٹائی کرتے ہیں اور جوتے اور
اور چپلوں سے تواضع ہوتی ہے اب ایسے موقع پر اگر کوئی صاحب آجائیں اور مشورہ دیں
کہ بھائی صاحب ہم خود سب سے بُرے ہیں کسی کو بُرا نہ کہو یقین مانیں اس وقت سارے
لوگ گرہ کٹ چور اور اوباش کو چھوڑ کر سیدھے مشورہ دینے والے حضرت جی کی دُھلائی
شروع کر دیں گے۔ غور کیجئے! کہ جب دنیاوی مال چُرانے والے کو بُرا کہا جا سکتا ہے۔
جیب کترے کی پٹائی ہو سکتی ہے شریف بہو بیٹیوں کے خلاف بدزبانی کرنے والے کی ملامت
کی جا سکتی ہے تو جن نام نہاد مولویوں نے محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس
میں بدزبانی کی ہے موٹی موٹی گالیاں دیں ہیں کیا انھیں بُرا نہیں کہا جا سکتا ہے۔

دشمنِ احمد پہ شدت کیجیے
ملحدوں سے کیا مروت کیجیے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فایاکم وایاھم
لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم) یعنی ان سے دور بھاگو
اور انھیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں
دوسری حدیث میں ہے لا تجالسوھم ولا تواکلوھم
ولا تشاربوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم

ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم ایضاً۔ یعنی نہ ان کے پاس بیٹھو۔ نہ ان کے ساتھ کھاؤ نہ ان کے ساتھ پیو۔ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔ مر جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جاؤ نہ ان کی نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ (حدیث شریف)

مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان گستاخ رسول کا قتل

غلافِ کعبہ سے لپٹے ہوئے توہین رسول کے مرتکب مرتد کو مسجد حرام میں قتل کرنیکا حکم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے کسی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (آپ کی شان میں توہین کرنے والا) ابن حنظل کعبہ کے پردوں میں لپٹا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اقتلوا اسے قتل کر دو۔ یہ عبداللہ ابن حنظل مرتد تھا ارتداد کے بعد اس نے کچھ ناحق قتل کئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہہ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں توہین و تنقیص کیا کرتا تھا اس کے پاس دو گانے والی لونڈیاں تھیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار گایا کرتی تھیں جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ تو اسے غلافِ کعبہ سے نکال کر باندھا گیا اور مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان اس کی گردن ماری گئی۔ مسجد حرام اور زمزم کے درمیان عبداللہ کا قتل کیا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ گستاخ رسول باقی مرتدین سے بدرجہا

بدتر و بدحال ہے۔ نئی روشنی کے دلدادہ لوگ کہدیتے ہیں حضور نے تو دشمنوں کو بھی دعائیں دیں ہیں لہٰذا کسی کو کچھ نہ کہو۔ انھیں چاہیئے کہ مذکورہ بالا عبارت سے درس عبرت حاصل کریں۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے مُرتد ہونے والوں کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے آنکھیں نکالی گئیں گرم جگہ پر ڈال دیا گیا۔ پھر ان کی مرہم پٹی نہیں کی گئی یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ پانی مانگا پانی نہیں دیا۔ یاد رکھئے عشق و محبت کا دعویٰ کرنے والے تو بہت لوگ ہیں مگر سچا عاشق و شیدائی وہی ہے جو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کے ترازو میں پورا اترے۔ بلاشبہ

؎ تولا بے تبرا نیست ممکن۔

یعنی اللہ و رسول کے دشمنوں سے دشمنی کئے بغیر اللہ و رسول کی محبت حاصل نہیں ہو سکتی۔

محبوبِ خدا کے صحابہ کا جذبۂ عشق و ایمان

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب صحابہ کی منتخب شاہراہ ہی ہمارے لئے فلاح و نجات کی ضمانت دے سکتی ہے۔ اس لئے انھیں کی مقدس زندگیوں کو مشعل راہ بنانے کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دلوں میں محبت رسول کی شمع روشن تھی اور ان کے قلوب واذہان عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حرارت سے مالا مال تھے۔ احادیث نبویہ اور تواریخ و سیر کے مقدس صفحات پر محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انمٹ نقوش چمک رہے ہیں۔ ہر ایک

صحابی کا سینہ محبت رسول کا مدینہ نظر آرہا ہے اور سبھی کے مقدس اور پاکیزہ قلوب سے محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوتے پھوٹتے نظر آرہے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اپنے محبوب صحابہ کے بارہ میں حضور اقدس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اصحابی کالنجوم بایّھم اقتدیتم اھتدیتم ۰ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جسکی پیروی کروگے راہ یاب ہوجاؤ گے۔ (مدارج النبوت)

اور فرمایا لاتسبوا اصحابی فلو انفق احدکم مثل احد ذھبًا (حدیث) میرے صحابہ کو برا نہ کہو۔ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرو تو وہ ان کے ایک مُد (مٹھی) جو کی برابری نہ کرے گا۔ ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ۔ من سبّ اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین ۰ یعنی میرے صحابہ کو جو گالی دے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ (مدارج النبوت)

صحابۂ کرام کے عشق و محبت سے معمور واقعات کا مطالعہ کریں اور دلوں کو عشق رسول کا مدینہ بنا کر اپنے لئے فلاح و نجات کا سامان فراہم کریں۔

یادِ محمدؐ یادِ خدا ہے۔

حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال شریف کی بیماری میں ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے جب پیر کا دن ہوا اور لوگ نماز میں صفیں باندھے کھڑے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور ہمیں کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اس وقت آپ کا چہرہ مصحف کا ایک ورق تھا۔ بشاشت سے مسکرا دیتے۔ ہم نے چاہا کہ از راہِ مسرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

دیدار میں مشغول ہو جائیں اور ابو بکر پیچھے ہٹے تاکہ صف میں مل جائیں۔ انھوں نے سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لئے آنے والے ہیں لیکن آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ نماز پوری کرلو۔ اور آپ نے پردہ گرا دیا اسی دن آپ نے وفات پائی۔

(بخاری شریف کتاب الاذان باب ص۲۳۷)

بخاری شریف کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس صحابہ نے حالت نماز میں سرکار کے چہرۂ اقدس کی زیارت کی۔ سرکار نے ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ خوش ہوئے اور اپنے صحابہ کی تعظیم و محبت دیکھ کر کھل کر مسکرائے صحابہ نے سرکار کو اس طرح نہیں سمجھا بلکہ رُخ انور کو مصحف پاک سے تشبیہ دی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی نہیں فرمایا کہ نماز میں میری تعظیم کرنے کے سبب تم لوگ مشرک ہو گئے یا کم از کم نماز باطل ہو گئی۔ بلکہ جو نماز باقی رہ گئی تھی اسی کے لئے فرمایا نماز پوری کرلو جیسے ہی تو امام اہلسنت فاضل بریلوی نے فرمایا ہے۔

یادِ محمد یادِ خدا ہے۔ کس کو خر سے گھماتے یہ ہیں۔

(حدائق بخشش)

تیرا تو تصور ہے مسلمانوں کا ایمان۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عمر بن عوف کے یہاں تشریف لے گئے تاکہ ان (کے کسی تنازعہ) کی صلح کرادیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن ابو بکر کے پاس آیا اور کہا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ تو میں اقامت کہہ دوں۔ فرمایا ہاں۔ ابو بکر نماز پڑھانے لگے۔ تو اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے

اور لوگ نماز میں تھے پس آپ صفوں میں گھسے اور پہلی صف میں جا کر ٹھہر گئے۔ لوگوں نے تالی کی آواز سے انھیں متوجہ کرنا چاہا مگر چونکہ ابو بکر نماز کے دوران ادھر اُدھر نہیں دیکھتے تھے (اس لئے نہ چونکے) لیکن انھوں نے بہت زور سے تالیاں بجائیں تو ابو بکر متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشارہ سے اپنی جگہ قائم رہنے کو کہا ابو بکر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اقامت جاری رکھنے کو کہا۔ پھر وہ پیچھے پلٹ کر صف میں مل گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھے اور نماز پڑھائی جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا ابو بکر میں نے تمہیں کہا تھا تو تم کیوں نہ ٹھہرے رہے۔ ابو بکر بولے ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا ہوا تم نے تالیاں کیوں پیٹیں (دیکھو) جب نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو اسے چاہیئے کہ سبحان اللہ کہدے۔ کیوں کہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ ہوگی۔ تالی (کا اشارہ) صرف عورتوں کے لئے ہے۔

(بخاری شریف کتاب الاذان باب ۴۳۹)

سُبحان اللہ اس حدیث پاک سے بھی معلوم ہوا کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سارے صحابہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تصور کو شرک نہیں سمجھتے تھے۔ جبھی تو سبھوں نے تالیاں بجائیں اور یار غار نبی افضل الخلق بعد الانبیاء حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اجازت بعد بھی مصلے چھوڑ کر پیچھے چلے آئے اور جذبۂ عشق نے انگڑائی لی۔ محبت رسول نے تیور بدلا اور ایمان میں ڈوبی

ہوئی آواز ابھری "ابو قحافہ کا بیٹا آپ کی طرح نہیں اس کی کیا مجال کہ آپ کے آگے نماز پڑھائے" سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی نہیں فرمایا کہ حالت نماز میں کسی اور کی تعظیم شرک ہے" ورنہ جس طرح تالی کے بجائے سبحان اللہ کا حکم دیا گیا تھا اسی طرح اپنے تصور سے بھی منع فرما دیتے بھی تو مظہر اعلیٰ حضرت حضور شیر بیشہ اہلسنت نے فرمایا یا رسول اللہ ؎ تیرا تو تصور ہے مسلمانوں کا ایماں۔
اور قلب میں نجدی کے لبا گاؤ بھی خر بھی۔

لہٰذا گائے، بیل، گدھے کے تصور والی نماز وہابی کیلئے اور تصور رسول والی مقدس نماز ہم سنی غلام صحابی کو مبارک ہو۔

عشق صدیقی کا ایک اور روح پرور منظر۔

فرزند صدیق اکبر عبدالرحمٰن جنگ بدر میں مشرکین مکہ کے ہمراہ کفار قریش کی صف میں لشکر اسلام سے زور آزمائی میں مصروف تھے۔ مشرف با اسلام ہونے کے بعد ایک روز شفیق باپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ پدر بزرگوار! جنگ بدر میں ایک ایسی ساعت بھی آئی کہ آپ میری تلوار کی زد میں آگئے تھے اگر میں چاہتا تو بڑی آسانی سے آپ کو تہ تیغ کر سکتا تھا لیکن رشتۂ ابوت نے میری کلائی تھام لی اور میں نے آپ کی طرف سے صرف نظر کر لیا۔ عشق صدیقی نے انگڑائی لی اور ایک پُر جلال آواز ابھری وہ تمہارا کفر تھا جس نے تمہیں پدری رشتہ کی یاد دلائی اور تمہارے جذبۂ مبارزت پر خونی رشتہ غالب ہو گیا۔ واللہ اگر میرے ساتھ یہی معاملہ پیش آتا اور تم میری تلوار کی زد میں آجاتے تو محبت رسول غالب آتی اور تلوار اپنا کام کر جاتی ۔۔۔

چشم فلک بھی دیکھ لیتی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے باپ نے بیٹے کی گردن قلم کردی (ابن عساکر)

نبی کا عشق مقدم ہے امتی کیلئے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جان کے علاوہ آپ میری ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایمان دار نہیں جسکے نزدیک میں اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہیں ہوں۔ پھر حضرت عمر نے عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی آپ میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ فرمایا ہاں اے عمر! اب مومن و مخلص بنے۔

ایک روایت میں ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے سینے پر دست اقدس رکھ کر تصرف فرمایا۔

(مدارج النبوت)

عشق فاروقی کا ایک اور ایمان افروز منظر

(امام کو قتل کر دیا)

ایک شخص روزانہ جہری نمازوں میں سورۂ عَبَسَ وَتَوَلّٰی کی تلاوت کرتا تھا لوگوں نے آکر بتایا۔ امیرالمؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس امام کو بلاکر پوچھا۔ امام نے کہا مجھے یہ سورت زیادہ اچھی لگتی ہے اس میں

اللہ نے حضور کو ڈانٹا ہے (معاذ اللہ) اتنا سنتے ہی حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس امام کا سر قلم کر دیا اور فرمایا جو سرکار دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت رکھے وہ مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔ (روح البیان)

عشقِ نبی بغیر عبادت فضول ہے

صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قریش کی جانب دعوت اسلام اور صلح کے ابتدائی قواعد وضوابط طے کرنے کے لئے بھیجا تو قریش نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اجازت دی کہ وہ بیت الحرام کا طواف کرلیں مگر حضرت عثمان نے انکار فرمایا کہ میں اس وقت تک طواف خانہ کعبہ نہیں کرسکتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے اس کا طواف نہ کرلیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب کی رعایت کو طواف سے عظیم تر جانا اور حق و صواب بھی یہی ہونا چاہیئے کہ کوئی عمل اور کوئی عبادت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب کی رعایت کے برابر نہیں۔

(مدارج النبوت جلد اوّل)

اصل الوصول بندگی اس تاجور کی ہے

مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی حیات طیبہ بھی عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معمور رہے۔ ان کا ایک ہی فرمان اتنی محبت

کا عالم ہے کہ محبت کے تمام شعبے اس میں سمٹ آتے ہیں۔ آپ سے کسی نے پوچھا آپ کو محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کتنی محبت ہے؟ ارشاد فرمایا لوگوں کو اپنا مال بہت عزیز ہوتا ہے مگر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے مال کو ٹھوکر مارتے ہیں۔ اولاد سے سبھی کو محبت ہوتی ہے مگر ہماری اولاد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں پر قربان ہوتی ہے۔ شدت کی پیاس میں سخت تشنگی کے وقت پیاسے کو پانی جتنا محبوب ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں اس سے زیادہ محبوب ہیں۔ اور مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا وہ واقعہ بھی یاد کر کے ایمان کو تازہ کرلیں کہ جب مقام صہبا میں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زانوئے علی پر سر رکھ کر آرام فرما رہے تھے۔ سورج ڈوبنے لگا نماز عصر قضا ہو رہی ہے۔ قانون کہتا ہے نماز پڑھو۔ عقل کہتی ہے عبادت کرو۔ مگر عشق کہہ رہا ہے سورج ڈوب رہا ہے ڈوب جانے دو۔ نماز عصر قضا ہو رہی ہے۔ قضا ہو جانے دو مگر محبوب کی محبت میں فرق نہ آنے پائے جبھی تو امام اہلسنت فاضل بریلوی نے فرمایا ؎

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز ۔ اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں ۔ اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے۔

مومن وہ ہے جو ان کی عظمت پہ مرے دل سے۔

اسلام کا ابتدائی دور ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے منور فرمایا ہے۔ عروہ ابن مسعود جیسا جہاندیدہ اور آزمودہ کار شخص جب اپنی قوم کا نمائندہ بن کر بارگاہِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء میں حاضر

ہوا تو غلامان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب واحترام جاں نثاری اور پروانہ واری کا منظر دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا اور اپنی قوم میں واپس لوٹ کر جو رپورٹ پیش کی۔ ملاحظہ فرمائیں۔

خدا کی قسم میں بادشاہوں کے دربار میں وفد لیکر گیا ہوں۔ قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں حاضر ہوا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسی محمد کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا تھوک کسی نہ کسی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے اور جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے اور جب وہ وضو فرماتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے اور جب ان کی بارگاہ میں بات کرتے ہیں تو اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور تعظیماً ان کی طرف آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے۔

(بخاری شریف جلد اوّل)

سبحن اللہ۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ وہ ایمان افروز جذبۂ عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا لعاب دہن مبارک زمین پر ڈالتے ہیں۔ بینیٔ مبارک صاف فرماتے ہیں تو آقائے نامدار کے یہ دیوانے زمین تک نہیں پہنچنے دیتے بلکہ درمیان سے ہی حاصل کر لیتے ہیں۔ اور جس خوش نصیب کو مل جاتا ہے وہ اپنے چہرے پر مل لیتا ہے۔ سینہ اور جسم کے دوسرے حصوں کو بھی مستفیض کر لیتا ہے اور

ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ مجھے مل جائے۔ سبھی پیش قدمی کرتے ہیں یہاں تک کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لڑنے پر آمادہ ہو جائیں گے اور جسے نہیں مل پاتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری لے لیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ شریف کے مقام ابطح میں دیکھا جب وہ چمڑے کے سُرخ خیمے میں تشریف فرما تھے اور میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ انھوں نے حضور کا مستعمل پانی ایک لگن میں لیا اور لوگوں کو دیکھا کہ اس پانی کی طرف دوڑ رہے ہیں تو جسکو اس میں سے کچھ حاصل ہو گیا اس نے اپنے چہرے وغیرہ پر اس کو مل لیا اور جو نہیں پایا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری لے لی۔

(بخاری شریف)

تمہارا مصحف رُخ میرا قرآن یا رسُول اللہ

اللہ کے رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہیتے صحابہ اپنے آقا سے کس درجہ محبت کرتے تھے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے سُنیئے۔ فرماتے ہیں۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ایک شخص ان کا سر مبارک مونڈ رہا ہے اور صحابۂ کرام اُن کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے بیٹھے ہیں۔ اور نہیں چاہتے ہیں کہ حضور کا ایک بال بھی کسی کے ہاتھ میں آنے کے بجائے زمین پر گرے

(مسلم شریف)

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جب اپنے آقا کی بارگاہ

میں حاضر ہوئے تھے تو ان کا کیا عالم ہوتا تھا۔ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت فرمایئے۔

فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوا۔ تو آپ کے صحابہ آپ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا حال یہ تھا کہ گویا اُن کے سر پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔

(مدارج النبوت جلد اوّل)

ایک اور روایت سے ایمان میں تازگی، عقیدے میں نکھار اور روح میں توانائی پیدا کیجیے۔

حضرت مغیرہ سے مروی ہے کہ صحابۂ کرام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دروازے کو ناخنوں سے بجاتے تھے تاکہ کھٹکھٹانے کی آواز شدید نہ ہو جائے اور حضور کے وقت شریف میں تشویش لاحق ہو۔

(مدارج النبوت)

چودھویں رات کا چاند جب اپنے پورے شباب پر ہوتا تو جلوۂ پاک محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار کرتے جنھیں رات و دن خوش قسمتی سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کی سعادت نصیب تھی کبھی آپ کے سراپا حسن کو دیکھتے اور کبھی چاند کو۔ چنانچہ صحابیٔ رسول حضرت جابر بن سمرہ روایت کرتے ہیں کہ چاندنی رات تھی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سُرخ چادر اوڑھے ہوئے محو استراحت تھے۔ میں کبھی چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو۔ بالآخر میرا دل بے اختیار پکار اٹھا۔

فاذا ھو حسن عندی من القمر ہ

سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں۔
گویا آفتاب رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نورانیت سے چاند کی آب و تاب مدھم پڑ جاتی تھی اور دیکھنے والی آنکھ یہ فیصلہ کئے بغیر نہ رہتی کہ مدینہ کا چاند آسمان کے چاند سے زیادہ حسین ہے۔ ؎

چہرہ ہے ترا آئینۂ حسن الٰہی ۔ دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی۔

(شیر بیشۂ سُنّت)

بخاری شریف جلد اوّل کتابُ الاذان میں ہے کہ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں جب ہم نے محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت نماز میں دیکھا تو چہرۂ اقدس کا حال یہ تھا کہ

کان وجھہ ورقۃ مصحف

یعنی سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ اقدس مصحف کا ایک ورق تھا۔

جنّت رسُولُ اللہ کی۔

پیشاب، پاخانہ ناپاک ہوتا ہے۔ خون بھی حرام و ناپاک ہے۔ مگر محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے کہ آپ کے فضلات، بول مبارک اور جسم اقدس سے نکلا ہوا خون نہ تو ناپاک ہوتا ہے نہ ہی حرام بلکہ اس کا پینا باعث برکت اور اجر و ثواب کا سبب ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ سرکار نے اپنی خادمہ حضرت ام ایمن سے

فرمایا پیالے میں پیشاب ہے اسے پھینک آؤ۔ حضرت ام ایمن پیالے کو وہاں سے اٹھا لے گئیں اور اُسے پی لیا۔ سرکار نے واپس آنے پر پوچھا پیشاب کیا ہوا۔ عرض کی۔ پی لیا۔ سرکار نے فرمایا تیرے پیٹ میں کبھی درد نہ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تا زندگی انھیں پیٹ کے درد کی شکایت نہ ہوئی۔ اور اسی طرح حضرت سلمیٰ ام رافع فرماتی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غسل فرمایا میں نے غسل شریف کا پانی پی لیا۔ اور سرکار کو بتایا تو ارشاد فرمایا جا اللہ تعالیٰ نے تیرے بدن پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے۔ یوں ہی حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ اُحد کے موقع پر جسم پاک سے نکلے ہوئے خون کو پی لیا تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی ایسے کو دیکھنا چاہئے جسے نار جہنم نہیں جلا سکتی وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔

(خصائص کبریٰ و تبلیغی نصاب واقعات صحابہ)

تمہارا ذکر میرا دین وایمان یارسول اللہ۔

محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اہلِ مدینہ کیسی محبت کرتے تھے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ سُنیئے۔

ایک رات مخلوق خدا کی پاسبانی کیلئے نکلا دیکھا کہ ایک گھر میں چراغ روشن ہے ایک بوڑھی اُون بُن رہی ہے اور حضور کو یاد کرتی ہے۔ آپ کے لقا اور شوق کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت عمر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے اپنے ان کلمات کو دوبارہ کہو۔ تو اس نے حزن وغم واندوہگیں آواز میں ان کو پھر دہرایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زار وقطار رونے لگے۔ (مدارج النبوۃ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک روایت بھی ملاحظہ فرمائیں۔ فرماتی ہیں کہ ایک عورت آئی اور التجا کی کہ میرے لئے قبر انور کا دروازہ کھول دیجئے۔ حضرت عائشہ نے قبر شریف کا دروازہ کھول دیا وہ قبر انور کو دیکھ کر اتنا روئی کہ جان دیدی ؎

گر وقتِ اجل سر تری چوکھٹ پہ دھرا ہو
جتنی ہو قضا ایک ہی سجدے میں ادا ہو۔

میرا دل بنے یادگارِ مدینہ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا گیا کہ جہاں بھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو پھرایا تھا اس جگہ وہ بھی اپنی اونٹنی کو پھراتے تھے۔ لوگوں نے اسکا ان سے سبب پوچھا فرمایا میں نہیں جانتا مگر میں نے اس جگہ رسول اللہ کو کرتے دیکھا ہے اس لئے میں بھی کرتا ہوں۔ یہی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ایک مقام پر وضو کیا وہاں ایک درخت تھا اس کے گرد پھرے اور لوٹے سے اس کی جڑ میں پانی ڈالتے رہے۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا میں نے اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے اس لئے میں بھی کرتا ہوں۔

(مدارج النبوت)

حدیث شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ایمان افروز عمل بھی منقول ہے کہ وہ مکہ مکرمہ جارہے تھے راستے میں ایک جھربیریا۔ دکانٹے والا پودا) کی شاخوں میں اپنا عمامہ الجھا کر کچھ آگے بڑھ جاتے پھر واپس

ہوئے اور عمامہ چھڑا کر آگے بڑھے۔ لوگوں نے پوچھا یہ کیا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمامہ اس میں الجھ گیا تھا اور حضور اتنی دور آگے بڑھ گئے تھے اور واپس ہو کر اپنا عمامہ چھڑایا تھا۔

غور طلب بات ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمامہ تو اتفاقیہ الجھ گیا تھا مگر حضرت ابن عمر قصداً الجھاتے ہیں اگر عمامہ الجھنے سے برکت نہیں آئی تھی یا برکت آئی تھی مگر اس سے برکت کا حصول ناجائز تھا تو ابن عمر صحابی نے ایسا کیوں کیا؟

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں۔ دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں۔

(اعلیٰ حضرت)

حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری اور محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ پہنچکر جن کے گھر میں محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا وہ جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ وہ بھی جذبۂ عشق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کسی سے بھی پیچھے نہیں۔ ان کی دیوانگی کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ ان کے کاشانۂ اقدس پر سرکار کے قیام کے دوران جو کچھ گھر میں پکتا سب رسول ہاشمی کی بارگاہ میں پیش ہو جاتا۔ سرکار اس میں سے حسب اشتہا تناول فرما لیتے تھے۔ جب بچا ہوا کھانا گھر میں پہنچتا تھا تو محبوب رب العلمین کے متوالوں کا حال قابل دید ہوتا تھا۔ عشق رسول میں سرشار ہو کر خاندان کھانے میں رسول کے نشان انگشت تلاش کر کے وہیں سے لقمہ لینے کی کوشش کرتا تھا۔ ایک روز بارگاہ اقدس سے کھانا واپس آیا نشانہائے انگشت کی تلاش

ہوئی مگر ایک نشان بھی نہ ملا۔ حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ اقدس میں مضطرب ہوکر عرض کیا سرکار آج آپ نے کھانا تناول نہیں فرمایا۔ سرکار کچھ طبیعت تو ناساز نہیں ہے۔ سرکار نے فرمایا کچا لہسن مجھے پسند نہیں ہے اور آج کھانے میں کچا لہسن پڑا ہوا تھا اس لئے میں نے نہیں کھایا۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آپ کو کچا لہسن پسند نہیں ہے تو میں بھی آج سے کبھی کچا لہسن نہیں استعمال کروں گا۔ عقل کہتی ہے کھانے پینے کے معاملہ میں اپنی پسند کو رسول کی پسند کا پابند بنانا ضروری نہیں مگر محبت کہتی ہے جسے محبوب ناپسند فرمائیں اس کی طرف نگاہ اٹھانا بھی توہین محبت ہے۔ عشق کا یہی وہ مقام ہے جہاں کھرے اور کھوٹے کا فرق معلوم ہو جاتا ہے۔ حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدائی ناقابل برداشت تھی۔ ایک اور روایت سے کائنات دل کو معمور کر لیجئے۔ مسند امام احمد ابن حنبل اور وفاء الوفا شریف میں ہے کہ

مروان نے ایک شخص کو قبر نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ پر اپنے رخساروں کو رکھے دیکھا۔ مروان نے اس کی گردن پکڑ کر کہا یہ کیا کر رہے ہو۔ اس شخص نے کہا میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں آیا ہوں۔

(مسند امام احمد ابن حنبل)

قبر انور پر اپنے رخساروں کو رکھنے والے یہی جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا ابوایوب انصاری ہیں۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ پاک کو صنم اکبر اور مزارات پر حاضری کو شرک و بدعت کہنے والے (نام نہاد توحید

پرست) چودھویں صدی کے وہابی بتائیں کہ عظیم المرتبت صحابی رسول حضرت ابو ایوب انصاری سرکار کے قبر اطہر پر رخسار دل کو رکھے ہوئے ہیں کیا ان کی نظر میں یہ جلیل القدر صحابی بھی مشرک، بدعتی ہیں

ے

بے خودی میں سجدۂ در یا طواف ۔ جو کیا اچھا کیا پھر تجھکو کیا۔

(اعلیحضرت)

بیٹی نے باپ کو بستر پر بیٹھنے نہیں دیا۔

ابو سفیان حالت کفر میں اپنی بیٹی ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا۔ ام المومنین نے بستر سمیٹ دیا۔ ابو سفیان نے کہا اے بیٹی! تو نے فرش کو لپیٹ دیا۔ کیا فرش میرے قابل نہ سمجھا۔ یا مجھے فرش کے قابل نہ سمجھا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا یہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر ہے اور اس پر ایک مشرک جو شرک کی نجاست سے ملوث اور آلودہ ہو۔ نہیں بیٹھ سکتا۔ ابو سفیان نے جھلا کر کہا اے بیٹی تو میرے بعد شر میں مبتلا ہو گئی ۔ ام حبیبہ رضی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا شر میں نہیں! بلکہ کفر کی ظلمت سے نکل کر اسلام کے نور اور ہدایت کی روشنی میں داخل ہو گئی ۔ اور آپ سے تعجب ہے کہ آپ سردار قریش ہو کر پتھروں کو پوجتے ہیں کہ جو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں۔

(سیرۃ المصطفیٰ)

بھائی کون؟

بدر کے موقع پر مشرکین مکہ میں سے جو لوگ قید کئے گئے تھے ان میں سے ایک ابو عزیز بن عمیر تھے۔ ان کے حقیقی بھائی مصعب بن عمیر بدر میں اسلامی فوج کے علمبردار تھے۔ جب ابو عزیز کی مشکیں باندھی جانے لگیں تو مصعب بن عمیر نے باندھنے والے سے فرمایا کہ اسکو خوب کس کر باندھنا۔ ابو عزیز نے کہا کہ بھائی صاحب آپ سے امید تھی کہ آپ میرے حق میں کلمۂ خیر کہیں گے کہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کا لخت جگر ہے۔ آپ الٹا کہتے ہیں کہ مشکیں اچھی طرح باندھی جائیں تاکہ فدیہ کی رقم اچھی طرح وصول ہو۔ حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ تم میرے بھائی نہیں میرا بھائی وہ ہے جو تمہاری مشکیں باندھ رہا ہے۔ یہ وہ مقدس صحابی ہیں جنھوں نے خونی رشتے کے بجائے ایمانی رشتہ کو مقدم سمجھا اور یہ ثابت کر دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور انھیں کا رشتہ اصل رشتہ ہے۔ ؎

محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر جان و مال اولاد سے پیارا

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضور اعلیٰحضرت کا عشق۔

اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ العزیز کو عشق و محبت کا مجسّم بنایا تھا۔ آپ کے سوزش عشق کی آنچ جس طالب پر

پڑ جاتی اسکا دل محبت رسول کا مدینہ بن جاتا۔ استاذالمحدثین حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک مرتبہ ان کے شاگرد حضرت مولانا سیّد محمد صاحب محدّث کچھوچھوی علیہ الرحمۃ نے عرض کیا کہ حضرت آپ تو حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی سے مرید ہیں لیکن آپ کو جتنی محبت اور عقیدت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا سے ہے اتنی اور کسی سے نہیں۔ اعلیٰ حضرت کی یاد ان کا تذکرہ ان کے علم و فضل کا خطبہ آپ کی زندگی کیلئے روح کا مقام رکھتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ حضرت محدّث سورتی نے فرمایا سب سے بڑی دولت وہ علم نہیں جو میں نے مولوی اسحٰق محشی بخاری سے پائی۔ سب سے بڑی نعمت وہ بیعت بھی نہیں جو مجھے حضرت مولانا فضل الرحمٰن سے حاصل ہوئی۔ بلکہ سب سے بڑی دولت اور سب سے بڑی نعمت وہ ایمان ہے جس کو میں نے صرف اعلیٰ حضرت سے پایا۔ میرے سینے میں پوری عظمت کے ساتھ مدینہ کو بسانے والے اعلیٰ حضرت ہی ہیں۔ اس لیے ان کے تذکرے سے میری روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے۔ میں ان کے ایک ایک کلمہ کو اپنے لیے مشعل ہدایت جانتا ہوں۔

(سوانح اعلیٰحضرت)

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار

ایک بار حضرت صدرالافاضل مولینا سیّد نعیم الدین صاحب مرادآبادی علیہ الرحمۃ نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور کی کتابوں میں رہا ہوں دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے عقائد باطلہ کا رد ایسے سخت الفاظ میں ہوا کرتا

ہے کہ آج کل جو تہذیب کے مدعی ہیں وہ چند سطریں دیکھتے ہی حضور کی کتابوں کو پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کتابوں میں گالیاں بھری ہیں اور اس طرح وہ حضور کے دلائل اور براہین کو بھی نہیں دیکھتے اور ہدایت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا حضور اگر نرمی اور خوش بیانی کے ساتھ وہابیوں اور دیوبندیوں کا رد فرمائیں تو نئی روشنی کے دلدادہ جو اخلاق و تہذیب والے کہلاتے ہیں وہ بھی حضور کی کتابوں کے مطالعہ سے مشرف ہوں اور حضور کے لاجواب دلائل دیکھ کر ہدایت پائیں۔ حضرت صدرالافاضل کی یہ گفتگو سنکر حضور اعلیٰ حضرت آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا مولینا تمنا تو یہ تھی کہ احمد رضا کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور احمد رضا کے آقا و مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی گردنیں ہوتیں اور اپنے ہاتھ سے ان گستاخوں کا سر قلم کرتا اور اس طرح گستاخی اور توہین کا سدباب کرتا۔ لیکن تلوار سے کام لینا تو اپنے اختیار میں نہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے قلم عطا فرمایا ہے تو میں قلم سے سختی اور شدت کے ساتھ ان بے دینوں کا رد اس لئے کرتا ہوں تاکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی کرنے والوں کو اپنے خلاف شدید رد دیکھ کر مجھ پر غصہ آئے پھر جل بھن کر مجھے گالیاں دینے لگیں اور میرے آقا و مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گالیاں بکنا بھول جائیں۔ اس طرح میری اور میرے آباء و اجداد کی عزت و آبرو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت جلیل کیلئے سپر ہو جائے۔

(ترجمانِ اہلسنّت پیلی بھیت شریف)

انھیں جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام

حضور اعلیٰ حضرت کی ذات الحبُّ فی اللہ والبغض فی اللہ کی زندہ تصویر تھی اور اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والے کو اپنا عزیز سمجھتے۔ اور ان کے دشمن کو اپنا دشمن جانتے۔ اپنے مخالف سے کبھی کج خلقی سے پیش نہ آتے خوش اخلاقی کا یہ عالم تھا کہ جس سے ایک بار کلام فرمایا اس کے دل کو گرویدہ بنالیا۔ کبھی دشمن سے بھی سخت کلامی نہ فرمائی۔ ہمیشہ حلم سے کام لیا لیکن دین کے دشمن سے کبھی نرمی نہ برتی ہمیشہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم پر عمل پیرا رہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ننھے میاں نے عصر کے بعد آپ کی خدمت میں عرض کی کہ حیدر آباد دکن سے ایک رافضی صرف آپ کی زیارت کیلئے آیا ہے اور ابھی حاضر خدمت ہوگا۔ تالیف قلب کے لئے اس سے بات چیت کر لیجئے گا۔ دوران گفتگو ہی میں وہ رافضی بھی آگیا۔ حاضرین مجلس کا بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت اس کی طرف بالکل متوجہ نہ ہوئے یہاں تک کہ ننھے میاں صاحب نے اس کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ بیٹھ گیا۔ اعلیٰ حضرت کے گفتگو نہ فرمانے سے اس کو بھی کچھ بولنے کی جرأت نہ ہوئی۔ تھوڑی دیر بیٹھ کر وہ چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد ننھے میاں نے اعلیٰ حضرت کو سناتے ہوئے کہا کہ اتنی دور سے وہ صرف ملاقات کے لئے آیا تھا۔ اخلاقاً توجہ فرما لینے میں کیا حرج تھا۔ حضور اعلیٰ حضرت نے جلال کی حالت میں ارشاد فرمایا کہ میرے اکابر پیشواؤں نے مجھے یہی اخلاق بتایا ہے۔ پھر آپ نے بیان فرمایا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی شریف سے تشریف لا رہے ہیں۔ راہ میں ایک مسافر ملتا ہے

اور سوال کرتا ہے کہ میں بھوکا ہوں۔ آپ ساتھ چلنے کا اشارہ فرماتے ہیں۔ وہ پیچھے پیچھے کاشانۂ اقدس تک پہنچتا ہے۔ امیر المؤمنین خادم کو کھانا لانے کے لئے حکم دیتے ہیں۔ خادم کھانا لاتا ہے اور دسترخوان بچھا کر سامنے رکھتا ہے۔ کھانا کھانے میں وہ مسافر بدمذہبی کے کچھ الفاظ زبان سے نکالتا ہے۔ امیر المؤمنین خادم کو حکم فرماتے ہیں کہ کھانا اس کے سامنے سے فوراً اٹھاؤ اور اس کا کان پکڑ کر باہر کر دو۔ خادم اسی دم حکم بجالاتا ہے۔ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف سے نام لے لے کر منافقوں کو نکلوایا۔ اخرج یا فلان فانک منافق ۰ اے فلاں مسجد سے نکل جا اسلئے کہ تو منافق ہے۔ آج کل کے نام نہاد مسلمان جو صلح کلیت کے پجاری ہیں وہ اعلیحضرت کا یہ واقعہ سن کر بہت کچھ تلملائیں گے اور خود ساختہ اخلاق و تہذیب کا حوالہ دے کر سادہ لوح مسلمانوں کو اعلیٰ حضرت سے بدظن کرانے کی پوری کوشش کریں گے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی مسلمانوں کی بصیرت اور صلح کلیوں کی عبرت کے لئے نقل کیا جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم ۰ (مسلم شریف)

یعنی آخری زمانے میں بہت بڑے مکار و کذاب پیدا ہوں گے وہ تمہارے سامنے ایسے عقائد و خیالات گڑھ کر پیش کریں گے جن کو نہ تم نے سنا نہ تمہارے باپ دادا نے سنا جب ایسے مکار لوگ خواہ وہ مولوی کہلاتے ہوں یا صوفی، مسٹر کہلاتے

ہوں یا ظاہر ہو جائیں تو تم ان سے الگ رہنا۔ اپنے سے ان کو الگ رکھنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں حق سے بہکا دیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں بد مذہبی اور فتنے میں مبتلا کر دیں۔

(سوانح اعلیحضرت)

محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضور شیر بیشۂ اہلسنّت کا عشق۔

مظہر اعلیٰ حضرت حضور شیر بیشۂ اہلسنت امام المناظرین غیظ المنافقین حضرت علامہ مولینا حافظ وقاری الحاج الشاہ محمد حشمت علی خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات مقدس اپنی نورانی ایمانی حقانی علمی خدمات کے باعث دنیائے سنیت میں اسی طرح تاباں ہے جس طرح وسط آسمان میں آفتاب درخشاں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اجل مجدہٗ نے اپنے محبوب سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کی تبلیغ کے صلہ میں حضرت شیر بیشۂ سنت کو جتنے اوصاف جلیل ارزاں فرمائے تھے۔ ان میں احقاق حق اور ازہاق باطل کا وصف جمیل آپ کی خدمات دینیہ میں بیش قیمت نگینہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی امتیازی وصف کے پیش نظر قوم آپ کو شیر بیشۂ سنت اور مظہر اعلیٰ حضرت کے لقب سے یاد کرتی ہے اور آپ نے تقریر تحریر مناظرہ تدریس وافتا کے ذریعہ اسلام وسنیت کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ چنانچہ ۱۳۵۲ھ میں لاہور کا وہ تاریخی مناظرہ جس میں ڈاکٹر اقبال پروفیسر اصغر علی روحی اور شیخ صادق حسن امرتسری (بیرسٹرایٹ لا) حکم طے پائے تھے اس مناظرہ میں حضرت حجۃ الاسلام

شہزادۂ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنیوں کی طرف سے حضرت شیر بیشۂ سنت کو اپنا نائب اور وکیل مطلق بنا کر بھیجا تھا۔ انھیں شیر بیشۂ سنت کا ایک واقعہ پڑھئے اور ایمان میں تازگی پیدا کیجئے۔

حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمۃ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت شیر بیشۂ سنت میرے ساتھ ایک جلسہ میں مدعو تھے۔ مولانا کی خدمت میں ان کے ایک عقیدت مند نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت فلاں، فلاں دیوبندی مولوی آپ کی حق گوئی اور علمیت کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان رونے لگے۔ میں نے کہا مولانا آپ کو تو خوش ہونا چاہیئے کہ آپ کے مخالف آپ کا لوہا مان گئے۔ اور آپ کا علم ان کو بھی تسلیم ہے اور یہ خبر لانے والے لغو گو نہیں بلکہ آپ کے محبوب و مخلص ہیں۔ یہ تو خوشی کا موقعہ ہے رونا کیسا۔ آپ نے فرمایا میں ہرگز نہیں چاہتا کہ جو شخص میرے آقا رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بے ادب اور گستاخ ہو اس کے دل میں میری کوئی جگہ ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ ایسا بے ادب اپنے دل میں میری تعظیم رکھے۔ اور وہ میری تعریف کرے۔

(سوانح شیر بیشۂ سنت)

آخری معروضات

میں نے یہ مختصر سی کتاب اس لئے ترتیب دی ہے کہ سیدھے سادے اور بھولے بھالے مسلمان جو خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخوں کی ظاہری حلیئے، رکھ رکھاؤ بناوٹی تقوے لمبی داڑھی، جبینوں کے گٹے اور لمبے کرتے

دیکھ کر ان کے ہمراہ لگ جاتے ہیں ان کی اصلاح ہو جائے اور وہ ظاہر پہ نہ جائیں بلکہ سب سے پہلے عقیدہ اور ایمان دیکھیں اگر شانِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ذرا بھی بے ادبی اور گستاخی دیکھیں تو خدارا اُن سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔

آقائے نعمت حضور سیدی سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرّہ العزیز نے اپنے وصال مبارک سے چند لمحے پہلے جو وصیت فرمائی تھی اسے دل کے کان سے سنیں اور اسی پر عمل کریں۔ فرماتے ہیں۔

اے لوگو تم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو اور بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکائیں۔ تمہیں فتنہ میں ڈال دیں۔ تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی، وہابی، رافضی، قادیانی، چکڑالوی سب فرقے بھیڑیئے ہیں۔ تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے ایمان کو بچاؤ۔ اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا

کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ لہٰذا اے سنی مسلمانوں آج سے ان گستاخوں بے ادبوں اور بدمذہبوں سے کسی طرح کا میل جول ان سے رفاقت ان سے الفت و محبت ختم کر دو۔ خود بھی ان کی محبت سے بچو اور اپنی اولاد اور گھر کی خواتین کو بھی ان سے بچنے کی نصیحت کرو۔ اسی میں خدا و رسول کی رضا ہے۔

(وصایا شریف)

شہر محبت مدینہ منورہ

الحمد للہ اس مبارک کتاب کی تکمیل اللہ رب العزت جل و علیٰ کے محبوب پاک سید عالم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس بارگاہ مدینۃ المنورہ کی پاکیزہ اور مقدس سرزمین پر کر رہا ہوں وہ مقدس شہر مدینہ جس کے لیے حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ (۹۵۸ھ ۱۰۵۲ھ) اپنی مقدس تصنیف "جذب القلوب الی دیار المحبوب" میں تحریر فرماتے ہیں۔

سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس شہر پاک کی اقامت پر ترغیب و تحریص دی ہے اور اسی شہر پاک میں موت کو پسند فرمایا ہے ارشاد فرمایا ہے جو شخص مدینہ میں انتقال کرے اس کیلئے میں قیامت کے دن شفیع ہوں گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص مدینہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ اسی جگہ مرے وہ شرف شفاعت اور میری شہادت باسعادت سے مشرف ہو گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ میری شفاعت کے شرف کو حاصل کریں گے وہ اہل مدینہ ہیں اس کے بعد اہل مکہ، اس کے بعد اہل طائف

محبوب رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے کہ آپ کا سفر آخرت اسی شہر مکرم میں ہو اور اسی
طرح آپ کے اصحاب ذی مرتبین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی۔ رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
دعا فرماتے تھے "اے خدا میری موت مکہ میں مت کر اور میری روح سوائے مدینہ کے مت نکال"
ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ روئے زمین پر
مدینہ منورہ کے سوا کوئی قطعۂ زمین ایسا نہیں کہ جس میں میں اپنی قبر کو پسند کروں۔ یہی وجہ ہے کہ
امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اکثر دعا کیا کرتے تھے اللھم ارزقنی
شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک "اے خدا اپنی راہ میں مجھے شہادت نصیب کر
اور اپنے محبوب کے شہر پاک میں مجھے موت عطا فرمایا۔ عاشق رسول حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ نے
سوائے ایک مرتبہ کے حج ادا نہیں کیا۔ جب فرض حج ادا کر چکے
تو دوبارہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ اس لئے نہیں گئے کہ مدینہ منورہ کے بجائے کہیں
دوسری جگہ موت نہ آجائے۔ مدت العمر شہر محبوب میں رہے۔ یہیں وصال ہوا۔
اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس قدموں میں دنیا کے سب سے مقدس
قبرستان جنت البقیع شریف میں ہمیشہ کے لئے محو خواب ہیں۔

الحمد للہ آج بھی اہل مدینہ اور ساری دنیا کے مسلمان سرکار
مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ نجدی حکومت کے
ہزار ممانعت اور رکاوٹوں کے باوجود دنیا بھر کے مسلمان مکہ مکرمہ جنت المعلیٰ مقام
مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غار حرا، غار ثور اور مدینہ طیبہ میں بارگاہ رسول صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم، جنت البقیع شریف وغیرہ مقدس مقامات پر اپنی والہانہ عقیدت
وارفتگی، جذبۂ عشق کا اظہار آہوں، ہچکیوں اور آنسوؤں کے ساتھ کرتے ہیں جسے دیکھ کر ایمان تازہ ہو جاتا
دلی دعا ہے کہ مولا تعالیٰ ہمیں بھی اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس قدموں میں موت عطا فرمائے
آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ گدائے شیر رضا، عبد المصطفیٰ صدیقی قادری برکاتی رضوی

تصنیفات: فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہ